بند کیجئے پرنٹ کیجئے اپنے احباب کو ای میل کیجئے

جنگ

Share

衝撃の、事実【ビズリーチ】
www.bizreach.jp
転職成功者のうち75%が35歳以上、55%の転職が年収750万円以上の転職サイ

ملا فضل اللہ کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے نئے سربراہ مقرر، حکومت سے امن مذاکرات نہ کرنیکا اعلان

صوابی کے شیخ خالد حقانی نائب امیر بن گئے‘ 25 رکنی طالبان شوریٰ کا اتفاق رائے سے فیصلہ‘ مشاورتی عمل میں امیر کیلئے خان سید سجنا‘ عمر خالد خراسانی اور حافظ سعید کے ناموں پر بھی غور کیا گیا

حکومت پاکستان سے کوئی رابطہ نہیں رکھے گا ورنہ سزا دی جائیگی‘ نومنتخب سربراہ کا کمانڈروں کو انتباہ‘ تمام حکومتوں نے ڈبل گیم کھیلا‘ حکیم محسود کا بدلہ لینے کا فیصلہ فضل اللہ کرینگے‘ ترجمان

پشاور (ایجنسیاں) سوات سے تعلق رکھنے والے طالبان رہنما ملا فضل اللہ کو کالعدم تحریک طالبان پاکستان کی شوریٰ نے اپنا نیا سربراہ اور صوابی کے شیخ خالد حقانی کو نائب امیر مقرر کر دیا ہے، مشاورتی عمل کے دوران 5/ افراد کے ناموں پر غور کیا گیا جن میں ملا فضل اللہ، خان سید سجنا، شیخ خالد حقانی، عمر خالد خراسانی اور حافظ سعید شامل تھے۔ نومنتخب فضل اللہ نے اعلان کیا کہ پاکستان سے کسی طرح کے کوئی مذاکرات نہیں ہونگے بلکہ حکیم اللہ محسود کا بدلہ لیا جائے گا۔ انہوں نے طالبان کمانڈروں کو متنبہ کیا کہ اب حکومت پاکستان سے کوئی رابطہ نہیں رکھے گا جو اس کے حکم کی نافرمانی کرے گا اسے سزا دی جائے گی۔ علاوہ ازیں رائٹرز سے گفتگو کرتے ہوئے طالبان ترجمان شاہد اللہ شاہد نے کہا کہ 25/ ارکان پر مشتمل طالبان شوریٰ نے فیصلہ اتفاق رائے سے کیا اور اب حکومت سے کوئی بات نہیں ہو گی کیونکہ نئے امیر حکومت سے مذاکرات کے سخت خلاف ہیں، تمام حکومتوں نے امن مذاکرات کے نام پر ہمارے ساتھ ڈبل گیم کھیلا، انہوں نے ہمیں دھوکا دیا اور ہمارے لوگوں کو مارا، حکیم اللہ محسود کے قتل کا بدلہ لینے کا فیصلہ نئے امیر فضل اللہ کریں گے۔ تفصیلات کے مطابق تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان شاہد اللہ شاہد نے جمعرات کو بتایا کہ طالبان شوریٰ نے سوات طالبان کے امیر ملا فضل اللہ کو تحریک کا نیا سربراہ منتخب کیا، طالبان کی شوریٰ حکیم اللہ محسود کے ڈرون حملے میں مارے جانے کے بعد گزشتہ کئی دنوں سے امیر کے انتخاب کیلئے صلاح ومشورے کر رہی تھی۔ بتایا گیا ہے کہ طالبان شوریٰ 25 ارکان پر مشتمل ہے اور طالبان کے تمام گروپوں کے نمائندے اس کا حصہ ہیں۔ شاہد اللہ شاہد نے بتایا کہ میں خود بھی اس شوریٰ کے اجلاس میں موجود تھا اور اس اجلاس میں ضلع صوابی سے تعلق رکھنے والے شیخ خالد حقانی کو ملاء فضل اللہ کا نائب بھی مقرر کیا گیا ہے۔ کالعدم تحریک طالبان پاکستان کی نئے امیر کے انتخاب کیلئے شوریٰ کے اجلاس کے دوران حکومت پاکستان سے امن مذاکرات کا معاملہ خاص طور پر زیر بحث رہا۔ جمعرات کو نامعلوم مقام پر ہونے والے طالبان شوریٰ کے اجلاس کے بارے میں ذرائع کی رپورٹ کے مطابق اجلاس میں خان سید سجنا جو کہ حکومت پاکستان سے مذاکرات کے حامیوں میں شمار کئے جاتے تھے وہ بھی اس بارے میں مکمل خاموش رہے جبکہ نائب امیر منتخب ہونے والے ضلع صوابی کے خالد حقانی مذاکرات کیخلاف شرعی دلائل دیتے رہے۔ اجلاس میں تمام طالبان کمانڈر اس بارے میں اپنی اپنی صفائی دیتے رہے کہ ان میں سے کسی کا حکومت پاکستان سے کوئی رابطہ نہیں۔ ذرائع کے مطابق ملا فضل اللہ نے طالبان کمانڈروں پر واضح کر دیا کہ حکومت پاکستان سے کسی طرح کا کوئی رابطہ نہیں رکھا جائے گا اور اگر کسی کمانڈر کے رابطوں کے بارے میں علم ہوا تو اسے معاف نہیں کیا جائے گا بلکہ سخت سزا دی جائے گی۔ اجلاس میں ملا فضل اللہ کی اس وارننگ کے بعد حکومت سے مذاکرات نہ کرنے پر مکمل اتفاق کا اظہار کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق اجلاس میں وزیر داخلہ چوہدری نثار اور بعض وزراء کی طرف سے دیئے گئے ان بیانات کہ طالبان سے مذاکرات کیلئے وفد جانے والا تھا پر بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے ایک دوسرے سے مذاکرات کیلئے آنے والے حکومتی وفد کے بارے میں استفسار کیا جاتا رہا۔ نومنتخب امیر ملا فضل اللہ نے حکومت پاکستان سے امن مذاکرات نہ کرنے اور حکیم اللہ محسود کی ہلاکت کا بدلہ لینے کا اعلان کر دیا۔ جمعرات کو طالبان شوریٰ کی طرف سے بطور امیر اپنے انتخاب کے فوری بعد ملا فضل اللہ نے امریکی میڈیا کو دیئے گئے۔ انٹرویو میں دوٹوک اعلان کیا کہ پاکستان سے کسی طرح کے کوئی مذاکرات نہیں ہونگے بلکہ ڈرون حملے میں مارے گئے۔ اپنے امیر حکیم اللہ محسود کا بدلہ لیا جائے گا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل تحریک طالبان کے ترجمان شاہد اللہ شاہد حکیم اللہ محسود کے مارے جانے کے بعد سے مسلسل پاکستان سے مذاکرات نہ کرنے کا اعلان کر رہے ہیں۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ملا فضل اللہ حکومت پاکستان کو انتہائی مطلوب افراد میں شامل ہے حکومت نے ملا فضل اللہ کے سر کی قیمت پانچ کروڑ روپے مقرر کر رکھی ہے۔ مولانا فضل اللہ ابتداء میں سوات کے ایک چھوٹے سے گاؤں کی مسجد کا امام تھا۔ تحریک نفاذ شریعت محمدی کی سرگرمیاں علاقے میں بڑھنے کے بعد اس نے اپنی نام نہاد تبلیغی سرگرمیوں کیلئے ایک ایف ایم ریڈیو قائم کیا جس پر وہ اکثر خطاب کرتا تھا۔ صوفی محمد کیخلاف کارروائیاں ہونے کے بعد ملا فضل اللہ تحریک طالبان سے وابستہ ہو گیا اور اپنے ارد گرد بہت سے جرائم پیشہ افراد جمع کر لئے اور ان کی مدد سے سوات میں اپنی حکومت قائم کر لی۔ ملا فضل اللہ کی سوات میں جاری سرگرمیوں کی وجہ سے فوج کو اس علاقے میں ایک بڑا آپریشن کرنا پڑا اور جون 2009 میں حکومت نے اس کے سر کی قیمت 50 لاکھ روپے سے بڑھا کر 5 کروڑ روپے کر دی تھی‘ اس علاقے میں فوج کے آپریشن کے بعد وہ 2009 کے آخر میں ساتھیوں سمیت فرار ہو کر افغانستان کے صوبہ نورستان چلے گئے پاکستانی حکام کی جانب سے افغان حکام سے مطالبہ کیا جاتا رہا کہ فضل اللہ کو پاکستان کے حوالے کیا جائے ملا فضل اللہ نے سوات میں ملالہ یوسفزئی پر حملے کا حکم بھی دیا تھا۔

ShareThis

آج کا اخبار پڑھئے